

ہمیر کی شاعری میں یعنی کا احساس الفرادی ہیں بالہ آفی ہے -

ہمیر کا ایک رانچر مال دنیا ہے
میں سب سے بھیں جانوں گھر تاہم فکل پرسوں
تباہ کاں کے بڑے سے اذان نکالتا ہے

رس شعر میں جنہیں لفظتیں کی ہیں جنہیں کی ہیں وہ درج ہیں ہے -
ہمیر ہم دس کے قابل معلوم ہوتے ہیں۔ خاک کے بیڑے سے زندگی کا زمانہ
فکل کی پرسوں اور دشک کی تجویز ہے پھر پھر جسے اذان کا لکھتا ہے روپیار
ہیں زمانہ ایک تجویز سے تم خیزیں - اور دشائیں میں خصوصیات
گوئیں ہیں ہم کی پرسوں کا کوئی دلکشی نہیں اور کہنا اور دغدغہ کا
جو مذاق ہے رسی مزارع و بحصار کی تکملہ ہمیر کی ذات ہے
ہمیر نے مذکور کے درود پر رہنمای طرح کی شاعری کی ہے وہ مذکور ہے

عام طور پر یہ ہم کو ایک قنوطی شاعر کہا جاتا ہے یاد کیا جاتا ہے
اوراں کے قتل کے ازدواج کو ڈوالے کے طور پر پیش کر دیا جاتا ہے -
سرم ہے اسے زبانی دیکھ نقاد کے شایان شناخت نہیں - ہمیر جسے
خطم شناخت کی شاعری پر صرف دوبار فقر وہ میں باشیر کر کے گزر جانہ
ہمیر کی توہین اور تقدیر کا مذاق ہے - یہ درست ہے کہ ہمیر کی شاعری
کا زادہ شرکتیں عموماً لام کے جذبات سے ملے ہیں - سایہ اور
ہمیر نہیں کہ ایک عالمی انسان اسکے ملام میں ملے ہیں - لیکن
ہمیر کو صرف غیر نژاد، قنوطی کہ کہا جائے گے مرض جاڑا زندگی پیسوں
رہتا - مولوی احمد الحقوی نے ہمیر کی شاعری پر تاظہ ار خیال پیز شعر
کے نام پر کہ ہمیر کی شاعری میں غم کا دیکھ دیا ہو جائز ہے -
شاعر کا فتوح (اور مقتضی) میں دس بارع کوئی مہوا ہے اسے بیاں
ہمیر ملکی افسوس کے رسے کے شاعری کا لہجہ جذبات کی ٹیکنیک دار ہمیر ہے

خواجہ احمد فراوونہ کے ناما ہے - ہمیر کی شاعری میں ہمیر کو کیا مدد ہے والے
عمر کا احسان ہوتا ہے - خواجہ احمد فراوونہ (اویسی الحقوی) نے ہمیر کی شاعری
وہ جس زادہ نہماں سے رکھا ہے - وہ ادنی لفظی زبان سے تکمیل
تھیں فرائضیں دیا جاتے - جو ایک تقدیر کا لکھاں ہے ہے

شاعری کی عظمت میں معاون امداد و عوامل کی نشانی پڑے

اور اسلام کی خصوصیات کا طالع شعروادب (مالع ناقرو) کیں
لطف ترے۔ لیکن خبر الحق اور فوایح احمد فاروقی سرسری باقی کر گزرا

جا گئے۔

ستم و اوچی کر دکا اور عظم شاعری اسکی عظمت کی بندیں

کیے گئے۔ بعد تمام شعراء نے پیری کی پیروی کی میاڑ اور

مسعود سجنا - مخفی، مومن، طی زور اقبال نظر (پیری) و بقرن

بھا عالم نامہ

خواہب اپنا یہ عقدہ سے لقول ناسخ

آپ بے بصر ہے جو ہفتہ شیر نہیں

رے مخفی بنتے ہو

بجتنا ہے بے انداز سخن پیر کے اور

پیر کی عظمت راز ہے۔ پیر نے غم جاندار کو عنم دولان بنادیا۔

پیر نے غم کو اس شورت کے میانہ مکسر کیا کہ یہ غم طرف افزایی

نم پھر رہا۔ آفای ہو گی۔ پیر کا بیت بڑا کمال ہے۔ اس کی

ذیارت خرز کی دلیل ہے کہ اس نے جو کوئی مکسر کیا اس شورت

کیا کہ میر کا ذاتی غم تکہنے اور ان ادیانت کو زندہ طرح قلم بند

ہوتا ہے تو نہ کر دلیل ہے۔ جن طرح شورت اور ادیانت کی دلیل

گردی کے Koak ہے۔ عظیم بنایا اسی جزیہ کی عکاسی نہیں کو میر بنایا

میر کے بیان نہیں کہ خرباشت کی عکاسی اور شورت قتوطیت کوچ اس انداز

سے موجود ہے کہ یہ غم شم روز کی صورت میں ظاہر ہوا۔ پیر کی شاعری

کا طالع کیجئے تو معلوم ہو گا کہ میں نے اُمیر یوں اور پیغم نے کاموں نے

وہیں اس ذریعہ متاثر ہیا کہ زندگی تھام نہیں اور اس کی جان اتنی بہانہ اسی

رنق اور سارے نکل تھام ہوشی۔ جو نک وہ ایک قتوطیت شاعری

وہیں ہیشہ تاریک گورے پر ان کی نیکائیں ہیں جاتی ہیں۔

ایک بچہ فرمائے ہے

پیں کوں ہو) اے ہم نفسان سخن جاں ہو)

اک آگ سیرے / نیپوں ہے جو شعل فشاں ہوں

جب بھی میں نا (امید) اور حمرہ ہوں کی آگ جل رہی ہو، شاعر کا اور
ہوا و جو رہ چکیں رہا ہو تو طاہر سے وہ نہ سونے کی وجہ پر کہاں سے لے جائے
ہے۔ کائنات میں (ہمارے علم بڑی) ایسیں رکھتا ہے زخمی (صوفی) اور
شاد کا (یہ) کہ سارہ سارہ حمرہ (کا و ناگا (کو) دونوں) سے سارہ بڑھاتا ہے۔
شکل کے کام سے سارے سترے نعم و سب کے جو غیر ملکی ہے
ہم کرنے کے بعد ملک ملک ختم ہوتے ہیں۔ عزم کی میں جزو نازم کی خشی
رکھتا ہے۔ لہذا امیر کی شاعری کی اہمیت ہے کہ جب رہت تاہم علم جب
اک شاعر کی بین اپنا جلوہ دکھاتی ہے تو اسر میں افراحت پر اپنے دل کی بین
لہذا اس حار مالک ہوں ہوں

سر جھانے میں کے آہستہ بلو لو
(ایک نک روشنی کے سو کے کام سے

میں صاف تر قائم نازلے

درک (ا) ہائیوں سے کھا مند رکار

نا لقیم مجھوں) سر یہ تھیت ہے خود مکتار کی

جو طاہر پھنس سو آپ کریں یہم کو کربش بزم آیا

ان اشعار میں میر کی قتوطیت کا رقم میں ہے۔ لیکن حال جو عمر کا
اوہ سارے اپاٹاتا ہے۔ وہ ذاتی اور انفرادی کی کائنات اور
آفاقی زیادہ ہے۔ ایسے سب وہیں سے سر کر رکا قتوطی
شاعر قرار دیا گیا ہے۔